الفتن والبلايا والمحن والرزايا

أو فوائد البلوى والمحن

تأليف

سلطان العلماء

العز بن عبد السلام

عز الدين عبد العزيز بن عبد السلام السلمي

المتوفى سنة ٦٦٠ هجرية

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وصلّی الله علی سیّدِنا محمّد و اٰله و سلّم تسلیماً

قال الشيخُ الإمام، حُجّةُ الإسلام، معتمد الأنام، ابو محمد عبدُ العزيز بنُ عبد السلام بنِ أبي القاسم السُّلَمّي الشافعّي، نفع اللهُ به المسلمين، و غَفَرَ لنا وله ولجميعِ المؤمنين؛

حجۃ الاسلام، معتمد الانام امام ابو محمد عبدالعزیز بن عبدالسلام بن ابی قاسم سلمی شافعی (معروف بعزبن عبدالسلام) نے فرمایا(اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور ہماری ان کی اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے)؛

للمصائب والمِحَنِ، والبلايا والرَّزَايا، فوائدُ تختلفُ باختلافِ رُتَبِ الناس.

کہ "مصائب، آزمائشوں، تکالیف اور مشکلات کے متعدّد فوائد ہیں جو لوگوں کے مراتب کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔(ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں)؛

أحدُها: معرفةُ عزِّالرُّبوبيّةِ وقهرِها.

ا۔اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی عظمت اور عزت وجلال کو جان لینا۔

الثانية : معرفةُ ذِلَّةِ العُبوديّةِ وكسرِها،وإليه الإشارةُ بقوله تعالى : ﴿الَّذِيۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِيۡبَةٌ ۙ قَالُوۡۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَيۡهِ رٰجِعُوۡنَ ﴾ [البقرة:156] اعترفوا بأنَّهم مِلْكُهُ وعبيدُه، وأنّهم راجعون إلى حُكْمِه وتدبيره، وقضائِه وتقديره، لا مَفَرَّ لهم منه، ولا مَحِيدَ لهم عنه.

۲۔اللہ تعالیٰ کی بندگی(عبودیت) کی عاجزی، ذلت اور کم مائیگی کو جان لینا،جس کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔﴿اور جب ان کو کوئی مصیبت پہنچ جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں﴾۔[البقرۃ:156] انھیں اعتراف ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اسی کی ملکیت میں ہیں۔اور وہ اسی کے حکم، تدبیر، فیصلے اور تقدیر کی طرف لوٹنے والے ہیں۔اللہ سے بچنے کے لیے نہ ان کے پاس کوئی جائے مفر ہے اور نہ ہی چھوٹنے کی کوئی تدبیر۔

الثالثة : الإخلاصُ لله تعالى: إذ لا مرجعَ في دفعِ الشَّدَائد إلّا إليه، ولا معتمدَ في كشفِها إلّا عليه : ﴿وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ﴾ [الأنعام:17] ﴿فَاِذَا رَكِبُوۡا فِى الۡفُلۡكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخۡلِصِيۡنَ لَهُ الدِّيۡنَ﴾ [العنكبوت:65]

۳۔اللہ کے لیے اخلاص: کیونکہ نہ ہی مصائب سے بچنے کے لیے ان کے پاس اللہ کی طرف رجوع کے سوا کوئی راستہ ہے اور نہ ہی تکالیف کے ازالے کا کوئی ذریعہ۔﴿اگر اللہ تمھیں کوئی تکلیف پہنچائے تو خود اس کے سوا اسے دور کرنے والا کوئی نہیں﴾[الانعام:17]﴿چنانچہ جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو اللہ کو اس طرح پکارتے ہیں کہ ان کا اعتقاد خالص اسی پر ہوتا ہے﴾[العنکبوت:65]۔

الرابعة : الإنابةُ إلى الله تعالى والإقبالُ عليه : ﴿وَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيۡبًا اِلَيۡهِ﴾ [الزمر:8]

۴۔اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اسی کی طرف متوجہ ہونا۔﴿اور جب انسان کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کو اسی سے لو لگا کر پکارتا ہے﴾[الزمر:8]

الخامسة : التضرّعُ والدُّعاء : ﴿فَاِذَا مَسَّ الۡاِنۡسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ﴾ [الزمر:49] ﴿وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِى الۡبَحۡرِ ضَلَّ مَنۡ تَدۡعُوۡنَ اِلَّاۤ اِيَّاهُ ﴾ [الإسراء:67] ﴿بَلۡ اِيَّاهُ تَدۡعُوۡنَ فَيَكۡشِفُ مَا تَدۡعُوۡنَ اِلَيۡهِ اِنۡ شَآءَ﴾ [الأنعام:41] ﴿قُلۡ مَنۡ يُّنَجِّيۡكُمۡ مِّنۡ ظُلُمٰتِ الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ تَدۡعُوۡنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفۡيَةً﴾ [الأنعام:63]

۵۔اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑانا اور دعا کرنا: ﴿پھر انسان (کا حال یہ ہے کہ جب اس) کو کوئی تکلیف چھو جاتی ہے تو وہ ہمیں پکارتا ہے﴾[الزمر:49]﴿اور جب سمندر میں تمھیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے، تو جن (دیوتاؤں) کو تم پکارا کرتے ہو، وہ سب غائب ہو جاتے ہیں، بس اللہ ہی اللہ رہ جاتا ہے﴾[الإسراء:67]﴿بلکہ اسی کو پکارو گے، پھر جس پریشانی کے لیے تم نے اسے پکارا ہے، اگر وہ چاہے گا تو اسے دور کر دے گا﴾[الانعام:41]﴿کہو: خشکی اور سمندر کی تاریکیوں سے اُس وقت کون تمھیں نجات دیتا ہے جب تم اسے گڑگڑا کر اور

چپکے چپکے پکارتے ہو﴾[الأنعام:63]

السادسة: الحِلمُ عَمَّن صدرتْ عنه المصيبة: ﴿إِنَّ إِبْرٰهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ﴾ [التوبة:114] ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ﴾ [الصافات:101]، ((إنّ فيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُما اللهُ: الحِلمُ والأَنَاةُ)) وتختلفُ مراتبُ الحلمِ باختلافِ المصائبِ في صِغَرِها وكِبَرِها، فالحِلمُ عند أعظم المصائب أفضلُ من كل حِلْم.

٦۔ بوقتِ مصیبت بردباری کا مظاہرہ کرنا: ﴿حقیقت یہ ہے کہ ابراہیم بڑی آہیں بھرنے والے، بڑے بردبار تھے﴾[التوبۃ:114] ﴿چنانچہ ہم نے انھیں ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی﴾[الصافات:101]۔(آپ ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار سے فرمایا) تمھاری دو عادتیں (صفات) اللہ کو پسند ہیں، ایک صبر اور دوسری بردباری(حلم)۔ اور بردباری(حلم) کے مراتب مصائب کے بڑھنے اور کم ہونے سے متفاوت ہوجاتے ہیں۔ پس بڑی مصیبت پر صبر کرنا بڑی بردباری(حلم) ہے۔

السابعة: العفوُعن جانِيْها: ﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ﴾[اٰل عمران:134] ﴿فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ﴾ [الشورٰى:40] والعفوُعن أعظمِها أفضلُ من كلِّ عفو.

٧۔ تکلیف پہنچانے والے کو معاف کرنا: ﴿اور لوگوں کو معاف کردینے کے عادی ہیں﴾[آل عمران:134] ﴿پھر بھی جو کوئی معاف کردے، اور اصلاح سے کام لے تو اس کا ثواب اللہ نے ذمے لیا ہے﴾[الشوریٰ:40] اور بڑے نقصان پہنچانے والے کو معاف کرنا تمام معافیوں سے افضل ہے۔

الثامنة: الصّبرُ عليها وهو موجبٌ محبّةَ اللهِ تعالى وكثرةِ ثوابِه: ﴿وَاللهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [اٰل عمران:146] ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر:10] ((وما أُعطِيَ أحدٌ عطاءً خيراً وأَوْسَعَ من الصَّبر))۔

٨۔ تکلیف پر صبر اور یہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور ثواب میں اضافے کا باعث ہے: ﴿اللہ ایسے ثابت قدم لوگوں سے محبت کرتا ہے﴾[آل عمران:146] ﴿جو لوگ صبر سے کام لیتے ہیں، ان کا ثواب انھیں بے حساب دیا جائے گا﴾[الزمر:10] اور کسی کو صبر سے بڑھ کر وسیع عطیہ نہیں دیا جاسکتا۔

التاسعة: الفرحُ بها لأجلِ فوائِدها. قال عليه الصلاة والسلام: ((والذي نفسي بيدهٖ إنْ كانوا لَيَفْرحون بالبلاءِ كما تفرحون بالرَّخاءِ))۔

وقال ابنُ مسعود ﷺ: ((حبّذا المكروهان: الموتُ والفقرُ))؛ وإنَّما فرِحُوا بها إذ لا وقع لشدّتها ومرارتها بالنسبة إلى ثمرتها وفائدتها؛ كما يفرحُ مَن عظُمت أَدْوَاؤُه بِشُربِ الأدويةِ الحاسمةِ لها مع تجرُّعه لمرارتها.

٩۔ تکالیف پر ان کے فوائد کی وجہ سے خوش ہونا: آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ(انبیا) تکالیف پر اس طرح خوش ہوتے تھے جیسے تم آسودہ حالی پر خوش ہوتے ہو۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو ناپسندیدہ چیزیں کیا ہی اچھی ہیں؛ ایک موت اور دوسری غربت۔ وہ ان مصائب کی سختیوں اور کڑوے پن پر ان فوائد و ثمرات کی وجہ سے خوش ہوتے تھے(جو مصائب پر صبر کے نتیجے میں ملتی ہیں)، جیسا کہ بڑی بیماری میں مبتلا شخص مرض کشا دوائی کو استعمال کرنے سے خوش ہوتا ہے، حالانکہ وہ اس کے کڑوے ہونے کی وجہ سے اسے گھونٹ گھونٹ کر پیتا ہے۔

العاشرة: الشُّكرُ عليها؛ لما تضمَّنَتْهُ من فوائدِها كما يشكرُ المريضُ الطبيبَ القاطِعَ لأطرافِه، المانعَ له من شهواتِه، لما يتوقعُ في ذلك من البُرءِ والشِّفاء.

١٠۔ مصائب پر شکر ادا کرنا، کیونکہ یہ فوائد کو متضمن ہے۔ جیسا کہ مریض اس ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتا جو اس کے ناکارہ اعضائے بدن کو کاٹ لیتا ہے یا اسے خواہشات کے پورا کرنے سے روکتا ہے کیونکہ اس میں صحت، تندرستی اور شفا کی امید(توقع) ہوتی ہے۔

الحادية عشرة: تمحيصها للذُّنوب والخطايا. ﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ [الشورٰى:30] ((ولا يُصِيبُ المؤمنَ وَصَبٌ ولا نَصَبٌ حتى الهمّ يُهِمُّهُ، والشوكةِ يشاكُها، إلّا كفَّرَ به عن سيئاته))۔

١١۔ مصائب خطاؤں اور گناہوں کے ازالے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ ﴿اور تمھیں جو کوئی مصیبت پہنچتی ہے، وہ تمھارے اپنے ہاتھوں کیے ہوئے کاموں کی وجہ سے پہنچتی ہے، اور بہت سے کاموں سے تو وہ درگذر ہی کرتا ہے﴾[الشوریٰ:30] اور مؤمن کو جو کوئی تکلیف، درد اور تھکاوٹ پہنچتی ہے، یہاں تک کہ غم جو اسے غمگین کرے اور کانٹا جو اسے چبھے، مگر

(ان سب پر) اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

الثانیةَ عشرۃ: رحمةُ أهلِ البلاء ومساعدتُهم علی بَلْواهم، و((الناسُ معافیٌ ومبتلی فارحموا أهلَ البلاء، واشکروا اللهَ علی العافية)).

وإنّما یرحمُ العُشّاقَ مَنْ عَشِقَا

۱۲۔ مصیبت زدہ لوگوں پر شفقت اور مشکلات میں ان کی مدد کرنا۔ لوگ خوشحال بھی ہوتے ہیں اور کچھ مشکلات میں بھی ہوتے ہیں تو مصیبت زدہ لوگوں پر شفقت کرنی چاہیے اور عافیت (حالتِ صحت یابی) پر شکر ادا کرنا چاہیے۔

؎ اور عاشقوں پر رحم وہی کرتا ہے جس نے خود عشق کیا ہو

الثالثةَ عشرۃ: معرفةُ قَدْرِ نعمةِ العافية، والشُّکرُ علیها؛ فإنَّ النِّعَمَ لا یُعرفُ مقدارُها إلّا بعدَ فَقْدِها.

۱۳۔ عافیت کی نعمت کی قدر جاننا اس پر شکر کرنا، کیونکہ نعمتوں کی قیمت کا پتہ جب چلتا ہے جب نعمت چھین لی جاتی ہے۔

الرابعةَ عشرۃ: ما أعدَّهُ الله تعالی علی هذه الفوائدِ من ثوابِ الآخرةِ علی اختلافِ مراتبِها.

۱۴۔ ان فائدوں کا دھیان رکھنا جو حسبِ مراتب آخرت میں ثواب کی صورت میں اس پر مرتب ہوں گے۔

الخامسةَ عشرۃ: ما فی طَیّها من الفوائدِ الخَفِیَّة: ﴿فَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ خَیْرًا كَثِیْرًا﴾ [النساء:19] ﴿وَعَسٰۤی اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ﴾ [البقرۃ:216] ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ﴾ [النور:11] ولما أخذَ الجَبَّارُ سارَۃَ مِنْ إبراهیمَ کان فی طَیِّ تلك البَلِیّة والمصیبة أَنْ أَخْدَمَها هاجرَ، فولدتْ إسماعیلَ لإبراهیم علیهما الصلاۃ والسلام فکان من ذرِّیَّةِ إسماعیلَ سیِّدُ المرسلین وخاتَمُ النبیّین. فأعظمْ بذلك من خیرٍ کان فی طیِّ تلك البَلِیّة.

وقد قیل: كَمْ نِعْمَة مَطْوِیَّة لَكَ بین أَثْناءِ المصائب

وقال آخر: رُبَّ مبغوض کریه فیه لِلّٰهِ لطائفُ

۱۵۔ (دھیان رکھنا ان فوائد کا) جو ان مصائب میں مخفی اور پوشیدہ ہیں۔ ﴿یہ عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرتے ہو اور اللہ نے اس میں بہت کچھ بھلائی رکھ دی ہو۔﴾ [النساء:19] ﴿اور یہ عین ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا سمجھو حالانکہ وہ تمھارے حق میں بہتر ہو﴾ [البقرۃ:216] ﴿یقین جانو کہ جو لوگ یہ جھوٹی تہمت گھڑ کر لائے ہیں، وہ تمھارے اندر ہی کا ایک ٹولہ ہے۔ تم اس بات کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ یہ تمھارے لیے بہتر ہی بہتر ہے۔﴾ [النور:11] اور جب سرکش بادشاہ نے ابراہیم علیہ السلام سے سارہ رضی اللہ عنہا کو الگ کیا تو اس مشکل اور مصیبت میں یہ فائدہ ہوا کی ہاجرہ رضی اللہ عنہا انھیں خدمت کے لیے ملیں، جن سے ابراہیم علیہ السلام کے صاحبزادے اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے، اور انھی اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ تو کتنی بڑی خیر اس مصیبت میں چھپی ہوئی تھی!

؎ تمھاری کتنی نعمتیں مصیبتوں کے بیچ میں چھپی ہوتی ہیں

؎ بسا اوقات ناپسندیدہ باتوں میں اللہ تعالیٰ کی باریک حکمت ہوتی ہے

السادسةَ عشرۃ: إنَّ المصائبَ والشَّدائدَ تمنعُ من الشَّرِّ والبَطَرِ، والفخرِ والخُیَلاء، والتکبُّرِ والتجبُّرِ؛ فإنَّ نَمرودَ لو کان فقیراً سقیماً فاقِدَ السَّمعِ والبصرِ لَمَا حَاجَّ إبراهیمَ فی ربِّه، لکنْ حملَه بَطَرُ المُلْك فی ذلك. وقد علَّلَ اللهُ سبحانه وتعالی محاجَّتَه بإتیانه المُلكَ فقال: ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ﴾ [البقرۃ:218] ولو ابتُلِیَ فرعونُ بمثل ذلك لَمَا قال: ﴿اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی﴾ [النازعات:24] ﴿وَ مَا نَقَمُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ [التوبة:74] ﴿اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی﴾ [العلق:6] ﴿اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی﴾ [العلق:7] ﴿وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ﴾ [الشوریٰ:27] ﴿وَ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ﴾ [هود:116] ﴿لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا﴾ [الجن:16] ﴿لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ﴾ [الجن:17] ﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ﴾ [سبا:34] والفقراءُ والضُّعفاءُ هم الأولیاءُ

وأتباعُ الأنبياء. ولهذه الفوائدِ الجليلة، كان ((أشدّ الناس بلاءً الأنبياء، ثم الصّالحون، ثم الأمثل فالأمثل)). فنُسبوا إلى الجُنونِ والسحر والكهانةِ، واستُهزِئَ بهم وسُخِرَ منهم، ﴿فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا﴾ [الانعام:34] وقيل لنا: ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ﴾ [البقرة:214] ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ﴾ [البقرة:155] ﴿لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۫ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا﴾ [اٰل عمران:186] الذين أُخرِجوا مِن ديارِهم واموالِهم، وتغرَّبوا عن أوطانهم، وكَثُرعناؤهم، فاشتدّ بلاؤهم، وتظافر أعداؤهم، فَغُلِبُوا فی بعضِ المواطن، وقُتِلَ منهم بأُحُد و بئر مَعُونة وغيرِهما من قُتل، و شُجَّ وجهُ رسولِ الله ﷺ، و كُسِرت رَباعِيَّتُه، وهُشمتِ البَيْضَةُ على رأسِه، وقُتِلَتْ أعِزّاؤه ومُثِّلَ بهم، فشَمِتَتْ أعداؤه، واغتَمَّ أوْلياؤه، وابتلوا يوم الخندق، ﴿وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا﴾ [الاحزاب:11] ﴿وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ [الاحزاب:10] فكانوا فی خوف دائم، و عُرىً لازِم، وفقر مُدْقع، حتى شدّوا الحجارةَ فی بطونهم من الجوع، و لم يَشْبَعْ سيّدُ الأوّلين والاخرين من خبزبُرٍّفی يوم مرتَيْن؛ فأوذی بأنواع الأذيّة حتى قذفوا أحبَّ اهلِه إليه، ثم ابتُلِیَ فی آخرِ الأمربِمُسَيْلِمَة و طُلَيْحَةَ والعَنْسّی، ولَقِیَ هو وأصحابُه من جيش العسرة مالَقُوه، ومات ودرعُه مرهونة عند يهودیّ على آصع من شعير، ولم تزلِ الأنبياءُ والصَّالحون يُتَعَهَّدون بالبلاء الوقتَ بعد الوقت، يُبتلى الرجلُ على قَدْرِ دينِه، فإنْ كان صُلْباً فی دينه شُدِّدَ فی بلائِه، ولقد كان أحدُهم يوضع المنشار على مَفْرِقه، فلا يصدُّهُ ذلك عن دينه. وقال عليه الصلاة والسلام: ((مَثَلُ المؤمنِ كَمَثَلِ الزَّرع، لاتزال الريحُ تُمِيلُه ولا يزالُ المؤمنُ يُصِيبُه البلاء)). وقال عليه الصلاة والسلام: ((مَثَلُ المؤمنِ كَمَثل الخامةِ من الزَّرع تَفَيِّؤُها الريح، تصرعُها مرّةً وتَعْدِلُها أُخرى حتى تَهِيج)). فحالُ الشِّدَّةِ والبَلْوَى مُقْبِلَةٌ بالعبدِ إلى اللهِ عزوجلّ، وحالُ العافيةِ والنَّعماء صارِفة للعبدِ عنِ اللهِ تعالى: ﴿وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ﴾ [يونس:12] ولأجل هذا تقلَّلُوا فی المآكِل والمشارب، والملابس والمناكح، والمجالس والمساكن، والمراكب وغيرِ ذلك؛ ليكونوا على حالة تُوجَبُ لهم الرجوعَ إلى الله تعالى عَزَّوجل والإقبال عليه.

١٦۔ مصیبتیں، سختیاں، شرور، سرکشی، فخروغرور، جبرونکیر سے روکتی ہیں۔ اگر نمرود غریب، بیمار، بہرااور نابینا ہوتا تو ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ رب کے بارے میں حجت بازی نہ کرتا۔ مگر اس کے اقتدار کے غرور نے اسے ان گھٹیا اوصاف پر ابھارا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اس حجت بازی کی وجہ سے اس کی بادشاہی بتلائی ہے ﴿کیا تم نے اس شخص (کے حال) پر غور کیا جس کو اللہ نے سلطنت کیا دے دی تھی کہ وہ اپنے پروردگار (کے وجود ہی) کے بارے میں ابراہیم سے بحث کرنے لگا؟﴾ [البقرۃ:218] اور اگر فرعون مذکورہ بالا مصائب میں مبتلا ہوتا تو یہ نہ کہتا ﴿میں تمھارا اعلی درجے کا پروردگار ہوں﴾ [النازعات:24] ﴿اور انھوں نے صرف اس بات کا بدلہ دیا کہ اللہ اور اس کے رسول نے انھیں اپنے فضل سے مال دار بنا دیا ہے﴾ [التوبۃ:74] ﴿حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلی سرکشی کر رہا ہے﴾ [العلق:6] ﴿کیونکہ اس نے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھ لیا ہے﴾ [العلق:7] ﴿اور اگر اللہ اپنے تمام بندوں کے لیے رزق کو کھلے طور پر پھیلا دیتا تو وہ زمین میں سرکشی کرنے لگتے﴾ [الشوریٰ:27] ﴿اور جو لوگ ظالم تھے، وہ جس عیش وعشرت میں تھے، اسی کے پیچھے لگے رہے﴾ [ھود:116] ﴿تو ہم انھیں وافر مقدار میں پانی سے سیراب کریں﴾ [الجن:16] ﴿تاکہ اس کے ذریعے ان کو آزمائیں﴾ [الجن:17] ﴿اور جس کسی بستی میں ہم نے کوئی خبردار کرنے والا پیغمبر بھیجا، اس کے خوش حال لوگوں نے یہی کہا کہ: جس پیغام کے ساتھ تمھیں بھیجا گیا ہے، ہم اس کو ماننے سے انکار کرتے ہیں﴾ [سبا:34]۔ اور فقیر اور کمزور لوگ اللہ کے دوست، انبیاء کے متبعین ہوتے ہیں۔ انہی بڑے فائدوں کی وجہ سے سب سے زیادہ مشکلات انبیاء پر آئیں، پھر نیک لوگوں پر، اور پھر جو جتنا بہتر تھا اس پر آئیں۔ انھیں مجنون، جادوگر، اور کاہن کہا گیا ان کا مذاق اڑایا گیا۔ ﴿پھر جس طرح انھیں جھٹلایا گیا اور تکلیفیں دی گئیں، اس سب پر انھوں نے صبر کیا﴾ [الانعام:34] ﴿(مسلمانو!) کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ تم جنت میں (یونہی) داخل ہو جاؤ گے، حالانکہ ابھی تمھیں اس جیسے حالات پیش نہیں آئے جیسے ان لوگوں کو پیش آئے تھے جو تم سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ ان پر سختیاں اور تکلیفیں آئیں، اور انھیں ہلا ڈالا گیا، یہاں تک کہ رسول اور ان کے ایمان والے ساتھ بول اٹھے کہ ”اللہ کی مدد کب آئے گی؟“، یاد رکھو! اللہ کی مدد نزدیک ہے﴾ [البقرۃ:214]

اور دیکھو ہم تمھیں آزمائیں گے ضرور، (کبھی) خوف سے، اور (کبھی) بھوک سے، (کبھی) مال وجان اور پھلوں میں کمی کر کے۔ اور جو لوگ (ایسے حالات میں) صبر سے کام لیں ان کو خوشخبری سنادو﴾[البقرة:155] ﴿(مسلمانو!) تمھیں اپنے مال و دولت اور جانوں کے معاملے میں (اور) آزمایا جائے گا، اور تم اہل کتاب اور مشرکین دونوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے۔﴾[آل عمران:186] جو لوگ اپنے گھروں سے نکالے گئے، اپنے اموال سے بے دخل کیے گئے، اپنے وطنوں سے جلاوطن کیے گئے اور ان کی پریشانیاں بڑھیں، سخت مصیبتیں آئیں، دشمنوں میں اضافہ ہوا، بعض مقامات پر مغلوب ہوئے اور احد، بئر معونہ وغیرہ میں کتنے شہید کیے گئے! آپ ﷺ کا چہرہ مبارک زخمی کیا گیا، آپ ﷺ کے رباعی دانت شہید کیے گئے، آپ ﷺ کے سر پر سے خود توڑا گیا، آپ کے رشتے داروں کو شہید کر کے ان کا مثلہ کیا گیا، آپ ﷺ کے دشمن خوش ہوئے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم غمگین ہوئے اور خندق کے دن ان کی آزمائش ہوئی۔ ﴿اور انھیں ایک سخت بھونچال میں ڈال کر ہلا ڈالا گیا﴾۔[الاحزاب:11] ﴿اور جب آنکھیں پتھرا گئی تھیں، اور کلیجے منہ کو آ گئے تھے﴾[الاحزاب:10] وہ مسلسل خوف کی حالت میں بغیر سازو سامان کے مار دینے والی بھوک میں مبتلا تھے، یہاں تک کے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ رکھے تھے، اور سید الاولین والآخرین ﷺ نے کبھی دو وقت سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی، آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئی، یہاں تک کہ آپ کی محبوب ترین اہلیہ پر تہمت لگائی گئی اور پھر آخر میں مسیلمہ، طلیحہ اور عنسی کے ذریعے آزمائے گئے، آپ ﷺ اور آپ کے (بے سازو سامان لشکر) صحابہ کو کتنی مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس چند صاع جو کے عوض رہن میں رکھا ہوا تھا۔ اور انبیاء اور صالحین وقت بوقت برابر مصیبتوں میں مبتلا ہوتے رہے، (کیونکہ) آدمی کا امتحان اس کی دینداری کے اعتبار سے ہوتا ہے، پس اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی مصیبت بھی سخت ہوتی ہے۔ (پرانے نیک لوگوں میں سے) ایک کے سر پر آری رکھی جاتی مگر یہ اسے اپنے دین سے نہیں پھیرتی تھی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے: مؤمن کی مثال کھیتی جیسی ہے جسے ہوا مسلسل ہلاتی رہتی ہے، اسی طرح ان کو مسلسل مصیبتیں پہنچتی ہیں۔ آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: مؤمن کی مثال عمدہ کھیتی کی سی ہے کہ ہوا اسے اٹھاتی اور پچھاڑتی رہتی ہے، یہاں تک کہ (یہ) سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے۔ پس شدت اور مصیبت کی حالت بندے کو اپنے رب کی طرف لوٹاتی ہے اور عافیت اور نعمت کی حالت بندے کو اپنے رب سے پھیر لیتی ہے۔ ﴿اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ لیٹے بیٹھے اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہمیں پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں، تو اس طرح چل کھڑا ہوتا ہے جیسے کبھی اپنے آپ کو پہنچنے والی کسی تکلیف میں ہمیں پکارا ہی نہ تھا﴾[یونس:12] اس لیے یہ لوگ کھانے پینے میں، پہننے اوڑھنے، نکاح کرنے، مجالس اور گھر بنانے اور سواری وغیرہ میں قلت سے کام لیتے تھے تاکہ وہ ہر وقت اسی حالت میں رہیں جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے والی ہو اور اسی کی طرف متوجہ کرنے والی ہو۔

السابعة عشرة: الرِّضا المُوجبُ لرِضوانِ اللهِ تعالى، فإنَّ المصائبَ تنزلُ بالبَرِّ والفاجر، فَمَنْ سخطها فله السَّخَطُ و خُسرانُ الدّنيا والآخرة، ومَن رَضِيَها فله الرِّضا، والرِّضا افضلُ من الجَنّة وما فيها، لقوله تعالى: ﴿وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ اَكْبَرُ﴾ [التوبة:72] أي من جَنَّةِ عَدْنٍ ومساكنِها الطَّيِّبة.

۱۷۔ (مصائب پر) رضامندی اللہ کی رضا کا باعث ہے کیونکہ مصیبتیں نیک اور فاجر دونوں پر نازل ہوتی ہیں پس جو اس سے ناراض ہوا تو اس کے لیے ناراضی ہے اور دنیا اور آخرت کا خسارہ ہے اور جو اس مصیبت پر راضی رہا اس کے لیے رضامندی ہے اور رضائے خداوندی جنت اور اس کی تمام نعمتوں سے بڑی چیز ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ﴿اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو سب سے بڑی چیز ہے (جو جنت والوں کو نصیب ہوگی)﴾[التوبۃ:72] یعنی جنت اور اس کے عمدہ مسکنوں (محلات) سے۔

فهذه نُبَذٌ مما حضرَنا من فوائد البَلْوى. ونحن نسألُ اللهَ تعالى العفوَ والعافية، في الدنيا والآخِرة؛ فلسنا من رجالِ البلوى. وَفّقنا اللهُ تعالى للعمل بما يُحِبُّ ويَرضى، وبَرَّأَنا مِنَ المِحَنِ والرَّزايا. تمّتِ الفوائدُ بحمدِ الله ومَنّه ولطفه، وصلى الله على محمد واله وصحبِه وسلّم تسليماً، وهو حسبُنا ونِعمَ الوكيل. وكان الفراغُ منه لتسع خَلَوْنَ من شهر ربيع الأوّل سنة خمس وخمسين وستّ مئة. غفر اللهُ لقارئه، ومستمعه، وكاتبه، ولجميع المسلمين، والحمدُ لله وحده.

مصائب و مشکلات کے یہ کچھ فوائد ہیں جو ذکر کیے گئے، اللہ تعالی ہمیں عافیت عطا فرمائے کیونکہ ہم مصائب کو برداشت کرنے والے نہیں ہیں، اللہ ہمیں اپنی رضا کے مطابق عمل کی توفیق دے، اور ہمیں مشکلات سے بچائے، یہ فوائد اللہ کے فضل و کرم سے ۹ ربیع الاول ۶۵۵ھ کو تمام ہوئے۔